سندھ حکومت کا مدارس رجسٹریشن کا ترمیمی بل ......
خدشات، اثرات

مولانا محمد حنیف جالندھری (جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

سندھ حکومت کی جانب سے مدارس کی رجسٹریشن کے قانون میں ترمیم کا بل اسمبلی میں پیش کیا گیا جو کئی اعتبار سے حیران کن، افسوسناک اور مضحکہ خیز ہے بلکہ اگر اس بل کو پاکستان پیپلز پارٹی کا خودکش حملہ یا مدارس دینیہ پر شب خون مارنے کی کوشش قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ دینی مدارس نے کبھی بھی رجسٹریشن سے انکار نہیں کیا لیکن رجسٹریشن کے نام پر دینی مدارس کی مشکلیں کسنے کی کوشش اور دینی مدارس کی انتظامیہ اور مدارس کے نمائندہ وفاقوں کے ساتھ کھلواڑ کی تو کسی صورت اجازت نہیں دی جاسکتی۔

سندھ حکومت کے ترمیمی بل کے حوالے سے چند سوالات ہیں جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہر ذی شعور شخص فیصلہ کرسکتا ہے کہ سندھ حکومت کی اس مہم جوئی کے کس قدر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وطن عزیز پاکستان میں صرف دینی مدارس کی رجسٹریشن نہیں ہوتی بلکہ تمام تعلیمی ، رفاہی اور کاروباری ادارے کسی نا کسی شکل میں رجسٹریشن کے مرحلے سے گزرتے ہیں سادہ سی بات ہے کہ جیسے کسی بھی تعلیمی یا رفاہی ادارے کی رجسٹریشن ہوتی ہے اسی طرح دینی مدارس کی بھی رجسٹریشن کرلی جائے اور انہی قواعد وضوابط اور طریقہ کار کو بروئے کار لایا جائے جو دیگر اداروں کے لیے رائج ہیں لیکن ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں اول تو بہت سی سرگرمیوں پر حکومتی نگاہ ہوتی ہی نہیں ، ہوتی بھی ہے تو محض سرسری اور ساری تان آکر دینی مدارس پر ٹوٹتی ہے۔ دینی مدارس کو بدترین امتیازی رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مدارس دینیہ کے ساتھ جرائم پیشہ عناصر جیسا رویہ روا رکھا جاتا ہے جو نہایت افسوسناک اور کسی صورت بھی قابل قبول نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس ترمیمی بل کے ذریعے نصف صدی سے زائد عرصے بلکہ قیام پاکستان کے وقت سے قائم مدارس کو بھی بیک جنبش قلم غیر رجسٹرڈ مدارس کی فہرست میں شامل کر کے از سر نو رجسٹریشن کروانے کا پابند قرار دیا گیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایسے ادارے جن کی خدمات کا ساری دنیا اعتراف کرتی ہے اور جن میں زیر تعلیم رہنے والے علماء کرام سے پوری دنیا کے مسلمان استفادہ کرتے ہیں، جو ادارے اسلامی جمہوری پاکستان کی پہچان ہیں ان کے بارے میں یہ طرز عمل اپنانا کہاں کا انصاف ہے؟۔ ہمارے ہاں آئے روز حکومتیں اور پالیسیاں بدلتی رہتی ہیں اگر یہ سلسلہ ایک مرتبہ شروع کرلیا گیا تو پھر یہ روز کی رسم بن جائے گی اور دینی مدارس درس وتدریس میں مشغول رہنے کے بجائے رجسٹریشن کے بکھیڑوں میں ہی الجھے رہیں گے۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ جب وفاقی اور قومی سطح پر مدارس کے حوالے سے مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے اور مدارس کے نمائندہ وفاقوں کے قائدین صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، چیف آف آرمی اسٹاف، ڈی جی آئی ایس آئی، وفاقی وزیر

(بقیہ ٹائٹل نمبر ۳ پر)